AL-QALAM القلم
ISSN 2071-8683 E-ISSN 2707-0077
Volume 25, Issue, 1, 2020
Published by Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

تصریفِ قصصِ قرآنیہ کے معنوی مقاصد اور اسرار و حِکم

Repetition in Quranic Stories, its wisdom and rationale

*** Hajira Mariam**
****Dr.Ghulam Ali Khan**

* PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
** Prof. Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Abstract

Quran's miraculous language reveals its meaningfulness in different marvelous ways. One of the Quranic unmatchable ways to emphasize and affirm its teachings is to replicate its verses and topics in an attractive and appealing style. This style of communication is termed as "*Tasreef e Ayat*" and is prominent in the Quranic text. The Holy Quran, the Discourse of Allah Almighty, narrates stories of various prophets and their nations in the most effective way. *Tasreef*, the repetitive style of the Quran is inimitable and is explicitly found in the narratives of the Quran. This article aims to analyze the impact of *Tasreef e Ayat* upon the interpretations of the Quranic Stories by highlighting its wisdom and rationale.

Key Words: The Quran, stories, repetitive, wisdom, style.

قرآن حکیم نے اپنی دعوت کو انسانوں تک پہنچانے کے لیے جو وسائل و ذرائع اختیار کیے ہیں، اُن میں سے ایک اہم ذریعہ قصص کا ہے۔ انسانی طبائع فطری طور پر قصہ گوئی میں دلچسپی لیتی ہیں اور اپنے اپنے مدارجِ شعور کے لحاظ سے اُن کے اندر سے اپنے لیے راہِ عمل تلاش کرتی ہیں جو مثبت بھی ہو سکتا ہے اور منفی بھی، صحت مندانہ بھی ممکن ہے اور ذہنی مریضانہ بھی۔ قرآن مجید جو کہ فصاحت و بلاغت کا معجزہ ہے، اس میں مضامین کو ادا کرنے کے لیے ایسے اسالیب اختیار کیے گئے ہیں جو اذہان کو مسخر، دلوں کو منور اور اعضاء و جوارح میں عمل کی تحریک پیدا کرتے ہیں۔ ان اعلیٰ اسالیب میں ایک نمایاں اسلوب 'تصریف' کا ہے۔ قصص اور تصریف کے لغوی اور اصطلاحی مفاہیم ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

قصص کے لغوی معنی

قصص جمع ہے قصہ کی جو سہ حرفی مادہ 'ق ص ص' سے بنا ہے۔ عربی زبان کی مشہور لغت 'لسان

العرب' میں قصہ کے یہ معنی لکھے ہیں۔

تتبّعہا باللیل، و قیل ھو تتبع الاثر ای وقت کان۔ [1]

ترجمہ: "رات کے وقت کسی کے پیچھے چلنا، یا کسی نقشِ قدم کی پیروی کرنا، جب وہ موجود ہوں۔"

قصہ بیان کرنے والے شخص کو 'قصّاص' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ قصے کے مختلف اجزا کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔اس کے علاوہ 'قصص' بیان کی ہوئی خبر کو بھی کہتے ہیں۔'لسان العرب' میں ہے۔

و القصة الخبر و هو القصص... والقصص الخبر المقصوص بالفتح وضع موضع المصدر حتى صارِ أغلب عليه، والقصص بكسر القاف جمع القصة التى تكتب۔ [2]

ترجمہ: "قصہ خبر کو کہتے ہیں۔ قصص (فتحہ کے ساتھ) کے معنی قصہ بیان کرنا اور قِصص (کسرہ کے ساتھ) کے معنی قصے کے ہیں جو کتابوں میں لکھے جاتے ہیں۔"

قصہ کی اصطلاحی تعریف

لفظ 'قصہ' کی کئی اصطلاحی تعریفات (Definitions) کی گئی ہیں۔ مناع القطان نے اس کی یہ اصطلاحی تعریف لکھی ہے۔

أخباره عن أحوال الأمم الماضية، والنبوات السابقة، والحوادث الواقعة، و قد اشتمل القرآن على كثير من وقائع الماضى، و تاريخ الأمم، و ذكر البلاد و الديار، و تتبع آثار كل قوم، و حكى عنهم صورة ناطقة لما كانوا عليه۔ [3]

ترجمہ: "اس سے مراد وہ خبریں ہیں جو پہلی قوموں کے احوال سے متعلق ہیں، یا گزشتہ نبوتوں اور واقعات و حوادث پر مبنی ہیں کیونکہ قرآن میں بہت سے ماضی کے وقائع، قوموں کی تاریخ، شہروں اور گھروں کا ذکر اور ہر قوم کے چھوڑے ہوئے آثار کے بارے میں اُن کے حسبِ حال بیان کی صورت میں حکایت ہے۔"

تصریف کے لغوی معنی

کتبِ لغت کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 'تصریف' کا مادہ 'ص ر ف' ہے اور یہ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس باب کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں کثرت، مبالغہ اور اہتمام پایا جاتا ہے۔ تصریف کے لغوی معنی 'بار بار پھیرنے' کے ہیں اور مجازی یا اصطلاحی معنی 'واضح کرنے' اور 'تبیین' کے ہیں۔ قرآن میں اس کے استعمالات اور اسالیب سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

مشہور عربی لغت 'تاج العروس' میں تصریف کی لغوی تعریف یہ کی گئی ہے۔

تصريف الآيات: تبيينها والتصريف فى الرياح صرفها من جهة الى جهة۔ [4]

ترجمہ: "تصریف آیات کے معنی ہیں ان کو کھول کھول کر بیان کرنا... اور ہواؤں کی تصریف سے مراد ہے ان کو ایک سمت سے دوسری سمت پھیر دینا۔"

تصریف کے اصطلاحی معنی

علوم القرآن کی اصطلاح 'تصریف' کے بارے میں اہل علم کی درج ذیل آرا ہیں۔

امام باقلانی نے کلام میں 'تصریف' کو اس کے معنوی اعتبار سے لیا ہے اور اس کی یہ تعریف بیان کی ہے۔

و اما التصريف فهو: تصريف الكلام فى المعانى كتصريف فى الدلالات المختلفة. [5]

ترجمہ: "تصریف کسی کلام کو مختلف معنی میں پھیرنا ہے جس طرح مختلف دلالات میں پھیرا جاتا ہے۔"

امام موصوف کی اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ تصریف کو جب اس کے معنی و مراد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس میں کسی کلام کے مضمون کو پھیر پھیر کر بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک ہی مضمون کے کئی مختلف مفاہیم و مطالب مراد لیے جاتے ہیں۔

تصریفِ آیات کی اصطلاح

اہلِ علم نے تصریفِ آیات کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے اس کے مفہوم و مطلب کی وضاحت کی ہے۔ جیسا کہ **تفسیر طبری** میں بیان کیا گیا ہے۔

(و صرفنا الآيات) يقول: وعظناهم بانواع العظات، و ذكرناهم بضروب من الذكر والحجج۔ [6]

ترجمہ: "اور ہم نے تصریف آیات کی ہے کا مطلب ہے ہم نے ان کو آیات میں مختلف قسم کی نصیحتیں کی ہیں اور ان کو ہر طرح کے دلائل اور سمجھانے کے طریقوں سے سمجھایا ہے۔"

محمد طاہر بن عاشور نے کتاب التحریر والتنویر **میں اس بارے میں لکھا ہے۔**

و تصريف الآيات: اختلاف انواعها بان تاتى مرة بحجج من مشاهدات السموات والارض، اخرى بحجج من دلائل فى نفوس الناس، و مرة بحجج من احوال الامم الخالية التى انشاها الله۔ [7]

ترجمہ: "اور تصریف آیات کا مطلب ہے کسی مضمون کو الگ الگ آیتوں میں مختلف انداز اور اقسام سے بیان کرنا۔ کہیں آفاق کے مشاہدات سے استدلال کرنا، کہیں نفس انسانی کے حوالے سے دلائل دینا اور کبھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی

ہوئی گزشتہ اقوام کے حالات وواقعات سے دلائل مہیا کرنا۔"

قرآنی قصص میں تصریف

قرآنی قصص میں تصریف کا اسلوب نمایاں طور پر موجود ہے۔ انبیاء کرام کے قصے ہوں یا پہلی قوموں کے واقعات ہوں، یہ اسلوب ہمیں ہر جگہ کار فرما نظر آتا ہے۔ قصوں میں بظاہر تکرار نظر آتا ہے مگر حقیقت میں وہ تکرار نہیں ہوتا بلکہ ہر جگہ اس واقعے کو قرآن میں نئے اسلوب سے بیان کیا جاتا ہے۔

تفسیر شعراوی میں ہے۔

والقصص في القرآن لا ترد مكررة. و قد يأتي بعض منها في آيات. و بعض منها في آيات أخرى. و لكن اللقطة مختلفة. تعطينا في كل آية معلومة جديدة. بحيث أنک إذا جمعت كل الآيات التي ذكرت في القرآن الكريم. تجد أمامک قصة كاملة متكاملة. كل آية تضيف شيئا جديدا. [8]

ترجمہ: "قرآنی قصوں میں تکرار نہیں ہے۔ کبھی ایک قصہ چند آیتوں میں اور کبھی دوسری جگہ کچھ آیات میں مذکور ہوتا ہے، لیکن ہر جگہ وہ قصہ نئے اور جدید انداز میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ پھر جب ان تمام آیات کو جمع کریں تو پورا قصہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ جس میں ہر آیت نے کچھ نہ کچھ جدّت اور نُدرت پیدا کی ہوتی ہے۔"

تصریفِ قصص کے مقاصد اور اسرار و حِکم

قرآن کے ہشت گونہ پہلوؤں اور کثیر الجہات اہداف کو جو اُس نے قصص کی تصریف میں ملحوظ رکھے ہیں، مشہور و معروف مفسرین نے بھی اپنی اپنی کتب میں ان کو بیان کیا ہے۔ ذیل میں اُن کے حوالے اور اقتباسات دیے جارہے ہیں، جن سے قصصِ قرآنیہ کے معنوی مقاصد اور اسرار و حِکم پر روشنی پڑتی ہے۔

ا) عبرت آموزی:

قرآنی قصص کی تصریف محض داستانیں، سرگزشتیں اور کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ہر قصے میں بہت سے معنوی مقاصد مضمر ہوتے ہیں جن کا اشارہ اور اظہار اکثر خود متعلقہ آیات کے مضمون سے ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سورۂ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

لقد كان في قصصهم عبرة لاولي الالباب [9]

ترجمہ: "بے شک ان قصوں میں عقل والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔"

عمومی طور پر غور کیا جائے تو قرآنی قصص میں عبرت آموزی کا پہلو سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ اکثر تفاسیر اور علوم القرآن کی کتب میں اسے بالخصوص اجاگر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر 'تفسیر المنیر' میں بھی گزشتہ قوموں کے

واقعات میں تصریفِ آیات کی اس حکمت کو ان الفاظ میں اجاگر کیا گیا ہے۔

كان لكل قصة مواعظ و عبر خاصة، تختلف باختلاف أصحابها، فقصة قوم نوح مثلاً تمثل الغرور المستحكم والإصرار على الوثنية، و قصة قوم عاد تظهر مدى الاعتداد بالبطش و القوة والتجبر والعتو، و قصة قوم لوط تدل على انحطاط المستوى الإنساني، والشذوذ الجنسي، والفحش الأخلاقي، و قصة قوم شعيب مظهر من مظاهر الانحراف الاجتماعي أو الظلم الاجتماعي و أخذ حقوق الناس و أكل أموالهم بالباطل، و قصة قوم فرعون مثل بارز للاعتماد على السلطان و الثروة والجاه، تهز عروش و كيان المتفرعنين الجبابرة في كل زمان و مكان، و جميع تلك القصص لمقاومة الوثنية والفوضى في نظام المجتمع، فإن كل أولئك الأمم كانوا وثنيين عبدة أصنام، و كانت جهود الأنبياء المكثفة مركزة على تخليص الناس من عبادة الأوثان والأصنام. [10]

ترجمہ: ”قرآن کے ہر قصے میں مخصوص نصیحتیں اور عبرتیں ہیں جو اُن کے افراد کے لحاظ سے مختلف ہو جاتی ہیں۔ جیسے قومِ نوح کا اپنی بت پرستی پر اصرار اور ہٹ دھرمی۔ قوم عاد کی سرکشی اور ظلم و تعدّی، قومِ لوط کا انسانی انحطاط، جنسی تفرد اور اخلاقی بے حیائی۔ قومِ شعیب کے اجتماعی نظام کی خرابی، ظلم، دوسروں کے حقوق تلف کرنا، دوسروں کا مال ناحق طریقے سے کھانا اور قومِ فرعون کا حکمرانی، اقتدار، خوش حالی، محلات اور زراعت میں مشغولیت اور ہر زمانے کے جابر حکمرانوں جیسا رویہ وغیرہ۔ پھر ان تمام قصص میں بت پرستی پر اصرار اور اجتماعی نظام کا بگاڑ ہے۔ کیونکہ تمام گزشتہ قومیں بت پرست تھیں۔ اس لیے تمام انبیائے کرام کی کوششوں کا ہدف لوگوں کو بتوں کی عبادت سے روکنا تھا۔“

اس سے ظاہر ہوا کہ قرآنی قصص کی تصریف میں ہر قوم کی الگ الگ خرابیوں کو نمایاں کر کے بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ہر قسم کی برائیوں سے اجتناب کریں اور اللہ کے عذاب سے بچنے کی کوشش کریں۔

۲) حصولِ تقویٰ:

اسلامی تعلیمات میں تقویٰ کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی لیے قرآن نے گزشتہ قوموں اور اُن کے نبیوں کے قصص کی تصریف میں بھی تقویٰ کا بکثرت ذکر کیا ہے کہ ہر زمانے میں انبیائے کرام کی دعوت کا ایک اہم عنصر یہی رہا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم ثمود کو دین کی دعوت دیتے ہوئے ایک جگہ فرمایا۔

اذ قال لهم اخوهم صٰلح الا تتقون [11]

ترجمہ: ''یاد کرو جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا: کیا تم ڈرتے نہیں ؟''

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوتِ دین دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

و ابرٰھیم اذ قال لقومه اعبدوا الله و اتقوه[12]

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو۔''

قصص القرآنی میں تصریفِ آیات کی اس حکمت کو مفسرین کرام نے وضاحت سے بیان کیا ہے جیسا کہ تفسیر المراغی میں اس حکمت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

و قد كان فى مثل هذا القصص عبرة للمسلمين أيما عبرة، فكتابهم يقص عليهم قصص الأمم قبلهم و يبين لهم أن ذنوب الأمم لا تغفر كذنوب الأفراد و سنته فيها لا تتبدل ولا تتحول فكان عليهم أن يتقوا كل ما قصه من ذنوب الأمم التي هلك بها من قبلهم و زالت بها الدولة لأعدائهم، و لكنهم قصروا فى وعظ الأمة بها و إنذارهم عاقبة الإعراض عنها و ترك الإعراض عن تدبرها، و كان عليهم أن يعتبروا.[13]

ترجمہ: ''قرآنی قصص کی تصریف میں مسلمانوں کے لیے عبرت ہے کیونکہ اُن کی کتاب قرآن میں پہلی قوموں کے قصے بیان ہوئے ہیں۔ ان کے اجتماعی گناہوں کا ذکر ہے جو ناقابل معافی ہیں کیونکہ انفرادی گناہ تو بخش بھی دیے جاتے ہیں اور اللہ کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ اس لیے مسلمانوں کو ان قصوں سے تقویٰ حاصل کرنا چاہیے۔ پہلی ہلاک شدہ اقوام جیسے گناہوں سے بچنا چاہیے، جن کا اقتدار اُن کے دشمنوں نے اُن سے چھین لیا۔ لیکن افسوس امتِ مسلمہ نے اس وعظ نصیحت میں کوتاہی کی اور قرآنی انداز سے، اُس کے تدبر سے اور اُس سے عبرت حاصل کرنے سے اعراض کیا۔''

۳) تصحیحِ عقائد:

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قرآن بنیادی طور پر کتابِ ہدایت ہے جو انسان کی دنیا اور آخرت میں بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وہ اپنی ہدایت اور دعوت کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کرتا ہے۔ چنانچہ وہ جابجا قصوں کی تصریف کے ذریعے بھی اپنے عقائد توحید، آخرت اور نبوت و رسالت وغیرہ کا ابلاغ کرتا ہے۔

'المدخل الی علوم القرآن الكريم' کے مصنف اس سلسلے میں تحریر کرتے ہیں۔

من حيث سلامة النظم و استقامته و من حيث التركيز على بعض ما يجب التنبيه إليه من عبر و مواعظ في مجال القصص القرآني، و تأكيد المبادئ الأساسية للعقيدة الإسلامية، والاستشهاد بكل ما يؤدي إلى إقناع المخاطب.[14]

ترجمہ: ’’قرآنی قص کو ایک خاص نظم واستقامت اور مقصد و مدعا کے ساتھ تصریف کے انداز میں بیان کرتے ہوئے عبرت و نصیحت پر زور دیا گیا ہے اور اسلامی عقیدے کے اساسی مبادیات کی تاکید کی گئی ہے اور مخاطب کے لیے تسلی بخش دلائل دیے گئے ہیں۔‘‘

د، عبدالراضی نے قصصِ قرآنیہ میں تصریف کے معنوی مقصد کو اس طرح نمایاں کیا ہے۔

القصص القرآنی ليس مسوقا لذاته، بل لأجل غايات و أهداف كثيرة يمكن إدراكها بالتفكير و التامل في القصص، لقوله تعالى: (فاقصص القصص لعلهم يتفكرون) (الأعراف١٧٦). و من هذه: الأهداف: الاستدلال على التوحيد، وهو من أهم أهداف القصص القرآنی، كما في قصص إبراهيم مع قومه، و نوح مع قومه، و موسى مع فرعون. [15]

ترجمہ: ’’قرآنی قصص محض قصہ گوئی کے لیے نہیں ہیں بلکہ ان کے مخصوص اہداف و مقاصد ہیں جو ان قصص پر غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا: (پس آپ ان لوگوں کو واقعات سنائیں تاکہ وہ غور و فکر کریں) (الاعراف ١٧٦)۔ ان اہداف میں توحید پر استدلال تو قرآنی قصص کا اہم ترین ہدف ہے۔ جیسا کہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی قوم، حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کی قوم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصوں میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔‘‘

۴) اعجاز القرآن:

جب حضرت محمد ﷺ نے مکہ میں اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اور فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی وحی نازل کی ہے تو قریش کے مشرک سرداروں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا۔ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آپ ﷺ پر آسمان سے کوئی وحی نازل نہیں ہوتی اور قرآن کے نام پر جو کچھ آپ ﷺ پیش کرتے ہیں وہ اللہ کا کلام نہیں ہے۔ کفارِ مکہ نے یہ مطالبہ کیا کہ اگر آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو کوئی مادی اور محسوس قسم کا معجزہ دکھائیں جیسے بعض دوسرے انبیائے کرام معجزے دکھاتے تھے تو پھر ہم آپ ﷺ پر ایمان لائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن ہی نبی ﷺ کا معجزہ ہے۔ اگر تمھیں اس کے معجزہ ہونے میں کوئی شک وشبہ ہے تو تم اس قرآن جیسا کوئی قرآن بنا کر دکھادو۔ اور اگر نہیں بنا سکتے تو اس جیسی دس سورتیں ہی بنا کر لے آؤ۔ پھر یہ چیلنج بھی دیا گیا کہ اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو اس کی کوئی چھوٹی سی سورت جیسے سورت ہی بنا کر پیش کر دو۔ لیکن قرآن کے مخالفین اس چیلنج کا جواب لانے سے قاصر رہے اور اپنی ناکامی کے باوجود وہ لوگ اتنے ہٹ دھرم تھے کہ ایمان نہ لائے۔ قرآن کا یہ بھی ایک اعجازی پہلو ہے کہ اس کے مضامین اور قصص و واقعات میں تصریف کے باوجود کوئی تضاد (contradiction) نہیں پایا جاتا بلکہ اس کے مشمولات میں مکمل ہم

آہنگی(harmony)اور یکسانیت پائی جاتی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ''**الاتقان فی علوم القرآن**'' میں تحریر کرتے ہیں۔

أنه تعالى أنزل هذا القرآن و عجز القرم عن الإتيان بمثله بأي نظم جاءوا ثم أوضح الأمر في عجزهم بأن كرر ذكر القصة في مواضع إعلاما بأنهم عاجزون عن الإتيان بمثله أي بأي نظم جاءوا و بأي عبارة عبروا. [16]

ترجمہ: ''اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن نازل فرمایا، لیکن لوگ اس جیسا کلام پیش کرنے سے ہر طرح عاجز رہے۔ پھر ان کے اسی عجز کو قرآنی قصص کی تصریف میں مزید ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ بالکل عاجز ہیں اور ان قصص کو اپنے کسی طریقے، ترتیب اور عبارت سے کبھی ایسے بیان نہیں کر سکتے جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے۔''

قرآنی قصص میں تصریف کی اس حکمت کی وضاحت د، مصطفیٰ مسلم نے یوں کی ہے۔

إبراز وجه من وجوه الإعجاز البياني للقرآن الكريم، فالقصة الواحدة تتكرر أحيانا عدة مرات، و تحس في كل مرة بقضايا و أمور جديدة مع الحفاظ على أصل القصة، و من غير تناقض في وقائعها، و يؤدى ذلك كله بأسلوب معجز، و هذا ليس في قدرة البشر. [17]

ترجمہ: ''قرآن کریم کا یہ اعجازی پہلو ہے کہ وہ ایک ہی قصے کو کئی جگہوں پر بار بار بیان کرتا ہے۔ اصل قصے کے مضمون کو برقرار رکھتے ہوئے اُسے ہر مرتبہ نئے احکام اور فیصلوں کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ اس کے واقعات میں کہیں تناقض و تضاد نہیں ہوتا۔ وہ پورا قصہ ایسے معجزانہ اسلوب سے بیان کرتا ہے جو انسانی طاقت سے باہر اور ناممکن ہے۔''

۵) رجوع الی اللہ:

اہل علم نے قرآنی قصص کی تصریف کے معنوی مقاصد میں رجوع الی اللہ کو بھی شامل کیا ہے۔ قرآن حکیم اپنے روشن دلائل و براہین کے ذریعے اسلام کے بنیادی اصول، عقائد اور احکام و تعلیمات کو واضح کرتا ہے اور وہ توحید، رسالت اور آخرت کے مضبوط علمی و عقلی براہین مہیا کرتا ہے۔ قصص کی تصریف کے حوالے سے پہلی اقوام کے واقعات بیان ہوئے ہیں کہ انھوں نے شرک اختیار کیا، توحید کا درس دینے والے نبیوں اور رسولوں کی تکذیب کی۔ اُن کے گناہوں کی وجہ سے اُن پر عذابِ استیصال آیا۔ ان سب قوموں کی سر گزشتوں کو تصریف کے ساتھ بیان کر کے قرآن نے اپنے مخاطبین کو رجوع الی اللہ کی تلقین کی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

و صرفنا الآيات لعلهم يرجعون [18]

ترجمہ: ''اور ہم نے آیات کی تصریف کی ہے تاکہ وہ رجوع کریں۔''

امام قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں۔

و صرفنا الآيات: "يعني الحجج والدلالات و أنواع البينات و العظات، أي بيناها لأهل تلك القرى." لعلهم يرجعون فلم يرجعوا. و قيل: أي صرفنا آيات القرآن في الوعد والوعيد والقصص والإعجاز لعل هؤلاء المشركين يرجعون. [19]

ترجمہ: ''اور ہم نے آیات کی تصریف کی ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان بستیوں والوں کے لیے واضح دلائل و براہین اور نصیحتیں بیان کی ہیں تاکہ وہ رجوع الی اللہ کریں مگر انھوں نے رجوع نہیں کیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کی تصریف آیات کے ذریعے وعد، وعید، قصص اور معجزے بیان کیے ہیں تاکہ یہ مشرکین رجوع الی اللہ کریں۔''

تفسیر المنیر میں اس حکمت کی اس طرح وضاحت کی گئی ہے۔

و صرفنا الآيات لعلهم يرجعون أي و أهلكنا أيضا يا أهل مكة ما حولكم من البلاد، من القرى المكذبة بالرسل، مثل قرى قوم لوط و مدين مما جاور بلاد الحجاز، و أهل سبأ باليمن، و كانت في طريقهم يمرون بها في رحلاتهم صيفا و شتاء، و بينا الآيات و أوضحناها، و أظهرنا الحجج و نوّعناها، لكي يرجعوا عن كفرهم، فلم يرجعوا. [20]

ترجمہ: ''ہم نے آیات کی تصریف کی ہے تاکہ وہ رجوع کریں'' سے مراد یہ ہے کہ اے اہل مکہ! ہم نے تمھارے ارد گرد کے شہروں اور بستیوں کو عذاب سے ہلاک کیا کیونکہ انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا، جیسے قوم ثمود، قومِ لوط، اصحابِ مدین کی بستیاں جو حجاز کے علاقے کے قریب واقع تھیں۔ اسی طرح یمن کے اہل سبا کو بھی ہلاک کیا۔ مشرکینِ قریش اپنے گرمی اور سردی کے تجارتی سفروں میں ان تباہ شدہ بستیوں پر سے گزرتے تھے۔ ہم نے آیتوں کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ دلائل کو تنویع کے اسلوب میں ظاہر کیا ہے تاکہ وہ لوگ اپنے کفر سے رجوع کریں، مگر انھوں نے رجوع نہیں کیا۔''

٦) تکمیلِ قصہ:

قرآن کوئی تاریخ کی کتاب نہیں کہ وہ گزشتہ واقعات و قصص کو زمانی ترتیب (chronological order) کے ساتھ بیان کرے اور ماضی کی کہانیوں اور داستانوں کو محض کہانی اور داستان کی صورت میں بیان کرے، بلکہ وہ کتابِ ہدایت ہے جو بندوں کی اصلاح و تربیت اور ہدایت و رہنمائی کرتی ہے۔ اس لیے حسبِ ضرورت اور موقع بموقع کسی قصے کے کسی ایک حصے کو اور کبھی دوسرے حصے کا ذکر کرتی ہے، تاہم اگر قرآن کی مختلف سورتوں میں مذکور کسی ایک نبی یا اُس کے قوم کے قصے کو جمع کر لیا جائے تو اس کے نتیجے میں پورے قصے کی

تصویر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔

تفسیر السمرقندی میں مذکور ہے۔

فإن قيل: إيش الحكمة في تكرار القصص؟ قيل له: لأن في كل قصة كررها ألفاظًا و فوائد و نكتًا ما ليس في الأخرى. [21]

ترجمہ: ''اگر کہا جائے کہ قرآنی قصص میں تکرار و تصریف کیوں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر قصے کے تکرار میں ایسے الفاظ، فوائد اور نکتوں کا اضافہ ہے جو کسی ایک مقام پر موجود نہیں ہے۔''

گویا مصنف کے مطابق قرآنی واقعات کو بالکل ایک جیسی صورت میں کہیں بھی دوبارہ بیان نہیں کیا گیا بلکہ ہر جگہ وہ نئے انداز میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ تصریف کے اسلوبِ بیان کی وجہ سے قصہ کے مختلف اجزا جمع ہو کر اس کی تکمیل کر دیتے ہیں اور پورا مضمون قاری کو بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔

قرآن مجید کو یکبارگی نازل نہیں کیا گیا بلکہ یہ نجماً نجماً اُترا ہے۔ لوگوں کی نفسیات اور حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قصصِ قرآنیہ میں تصریفِ آیات کا اسلوب ملحوظ رکھا گیا، 'تاویل مشکل القرآن' میں ہے۔

و أما تكرار الأنباء و القصص، فإنّ الله تبارك و تعالى أنزل القرآن نجوما في ثلاث وعشرين سنة، بفرض بعد فرض: تيسيرا منه على العباد، و تدريجا لهم إلى كمال دينه، ووعظ بعد و عظ: تنبيها لهم من سنة الغفلة، و شحذا لقلوبهم بمتجدّد الموعظة، و ناسخ بعد منسوخ: استعبادا له و اختبار البصائرهم. [22]

ترجمہ: ''جہاں تک قرآن میں قصص وواقعات کے تکرار کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کو تئیس برسوں میں تدریج کے ساتھ نازل کیا ہے۔ ایک کے بعد دوسرا حکم دیا ہے تاکہ بندوں کے لیے ان پر عمل کرنے میں آسانی رہے اور اس طرح اس کے دین کی بھی تکمیل ہو جائے۔ اس طرح ایک نصیحت کے بعد دوسری نصیحت کی گئی تاکہ بندوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا جائے۔ اُن کے دلوں کو نئی نصیحت سے منور کیا جائے، کسی منسوخ حکم کا ناسخ حکم آجائے تاکہ لوگ اس کی صحیح بندگی کر سکیں اور اُن کی بصیرت جلا پائے۔''

۷) نبی ﷺ اور مومنین کی تثبیتِ قلبی:

قرآنی قصص کو تصریف کے اسالیب میں بیان کرنے میں جو حکمتیں، مصلحتیں اور مقاصد پیشِ نظر رکھے گئے ہیں، اُن میں سے ایک حکمت اور مقصد یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے نبی ﷺ اور اہل ایمان کو تسلی، اطمینان اور صلابتِ قلب نصیب ہو۔ جب دینِ حق کی دعوت دی گئی تو قریشِ مکہ نے بھرپور مخالفت کی۔ انھوں نے نبی ﷺ اور قرآن پر اعتراضات کیے، سابقون اہلِ ایمان کو اذیتیں دیں۔ ان مشکل اور کٹھن حالات میں انسان

قدرتی طور پر گھبرا جاتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نبی ﷺ اور اہلِ ایمان کی تسلی اور تسکین کے لیے انبیائے سابقین اور اُن کی قوموں کی مثالیں بیان کیں۔

قصص القرآن میں تصریفِ آیات کی اس حکمت کو اہل علم نے وضاحت سے بیان کیا ہے جیسا کہ زرکشی لکھتے ہیں۔

تسليته لقلب النبيﷺ مما اتفق للأنبياء مثله مع أممهم قال تعالى: و كلا نقص عليک من أنباء الرسل ما نثبت به فؤادک. [23]

ترجمہ: ''پہلے نبیوں اور اُن کی قوموں کے قصے بیان کرنے میں نبی ﷺ کے قلبِ مبارک کے لیے تسلی ہو جائے۔ جیسا کہ فرمایا گیا: اے نبیؐ! دوسرے پیغمبروں کے حالات ہم آپؐ کو سنا رہے ہیں تا کہ ہم آپؐ کا دل مضبوط کریں۔''

'**مناهل العرفان فی علوم القرآن**' میں ایک اور پہلو کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ زرقانیؒ لکھتے ہیں۔

تثبيت قلوب المؤمنين و تسليحهم بعزيمة الصبر و اليقين بسبب ما كان يقصه القرآن عليهم الفينة بعد الفينة والحين بعد الحين من قصص الأنبياء والمرسلين و ما كان لهم ولأتباعهم مع الأعداء والمخالفين وما وعد الله به عباده الصالحين من النصر والأجر والتأييد والتمكين. [24]

ترجمہ: ''قرآن نے انبیاء ورسل کے جن قصص کو نئے نئے اسلوب کے ساتھ وقتاً فوقتاً بیان کیا ہے، اُس کا مقصد مومنین کے قلوب کی تثبیت، مضبوطی اور صلابت ہے، تاکہ وہ صبر و یقین اور عزیمت کے ساتھ اپنے مخالفوں اور دشمنوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور صالح بندوں کے لیے فتح و نصرت، اجر، تائید اور اقتدار دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔''

۸) ذہن نشین اور دل پذیری:

قرآنی قصص کی تصریف کے معنوی مقاصد میں دل پذیری کا وجود بھی ہے۔ قرآن جب کسی قصے یا تاریخی واقعے کو تصریف کے ساتھ بیان کرتا ہے تو اس سے اس کی یہ غرض بھی ہوتی ہے کہ وہ قصہ یا واقعہ انسان کے دل و دماغ میں راسخ ہو جائے۔ انسان اُسے آسانی سے فراموش نہ کر سکے بلکہ وہ مستقل طور پر اس کے اخلاق و عادات اور عمل و کردار کا لازمی حصہ بن جائے۔

'**تفسير ابن عطية**' میں مرقوم ہے:۔ و لقد صرفنا الآية، المعنى: و لقد خوفنا و رجينا و بالغنا فی البيان، و هذا كله بتمثيل و تقريب للأذهان. [25]

ترجمہ: ''اور ہم نے اس آیت کو پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے بُرے لوگوں کو اُن کے بُرے انجام سے ڈرایا ہے اور اچھے لوگوں کو اجر و ثواب کی اُمید دلائی ہے اور فصاحت و بلاغت سے کلام

بیان کیا ہے تاکہ لوگوں کے اذہان میں باتیں بیٹھ جائیں اور وہ تصورات سے باخبر ہوں۔"

'المعجزات الأحمدية ﷺ' میں تصریف کے اِس معنوی مقصد کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

ان طبيعة موضوع القرآن الكريم و غايته و مقاصده التى يسعى إلى ترسيخها في القلوب، و تثبيتها في النفوس تستوجب إعادة ذكرها و تكرارها مرات و مرات، فمثلاً قصة موسى عليه السلام اخذها القرآن الكريم فضة فصاغها ذهبا فخرت سحرة البيان ساجدين لبلاغته. [26]

ترجمہ: "قرآن کریم کے مضامین کی غرض وغایت دلوں پر اثر کرنا اور اُن کو حوصلہ واستقامت دینا ہے۔ اس کے لیے اُس نے قصوں کو تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصے کو گویا چاندی سے سونا بنادیا ہے جس کی فصاحت وبلاغت کے آگے بیان وخطاب کے جادو گر بھی سجدہ ریز ہیں۔"

۹) دلیلِ نبوتِ محمد ﷺ:

حضرت محمد ﷺ اُمی تھے اور لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، جبکہ آپؐ نے قرآن کے ذریعے گزشتہ زمانے کے انبیائے کرام اور اُن کی قوموں کے حالات و واقعات لوگوں کے سامنے صحیح صحیح بیان کیے۔ بالخصوص جب آپؐ نے انبیائے بنی اسرائیل کے احوال و وقائع بھی ٹھیک ٹھیک بیان کر دیے جن کا بیشتر حصہ علمائے یہود نے چھپا رکھا تھا تو یہ امر آپؐ کی نبوت ورسالت کے لیے مہرِ تصدیق ثابت ہوا۔

امام رازی نے قصصِ قرآنیہ میں تصریفِ آیات کے اس معنوی مقصد کو یوں نمایاں کیا ہے۔

هذه القصص دالة على نبوة محمد عليه الصلاة والسلام لأنه عليه السلام كان أُميا وما طالع كتابا ولا تلمذ استاذا فإذا ذكر هذه القصص على الوجه من غير تحريف ولا خطا دل ذلک على أنه إنما عرفها بالوحي من الله و ذلک يدل على صحة نبوته. [27]

ترجمہ: "قرآن میں یہ تمام گزشتہ قصص محمد ﷺ کی نبوت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ اُمی تھے، نہ آپؐ نے کبھی کسی کتاب کا مطالعہ کیا، نہ کسی استاد کی شاگردی میں رہے، مگر یہ تمام قصے بغیر کسی تحریف اور غلطی کے صحیح طور پر بیان کر دیے تو ثابت ہوا کہ یہ سب کچھ اللہ کی وحی سے ہوا جو آپؐ کی نبوت کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔"

مذکورہ بالا تصریحات وتوضیحات سے یہ حقیقت بالکل مبرہن ہو جاتی ہے کہ قرآنی قصص کی تصریف میں معنوی مقاصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے جن میں وہ اسرار و حکم موجود ہیں جن سے انسانی ہدایت ورہنمائی کی تکمیل ہوتی ہے۔ قصصِ قرآنیہ میں تصریفِ آیات کے فصیح وبلیغ اسلوب میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن میں عبرت آموزی، حصولِ تقویٰ، تصحیحِ عقائد، اعجاز القرآن اور رجوع الی اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

حوالہ جات

1 ابنِ منظور، افریقی، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۴ھ، مادہ: ق ص ص۔

2 حوالہ بالا

3 مناع بن خلیل القطان، مباحث فی علوم القرآن، مکتبۃ المعارف للنشر والتوازیع، ۱۴۲۱ھ، ص:۳۱۶،۳۱۷۔

4 مرتضیٰ زبیدی، تاج العروس من جواھر القاموس، دارالھدایۃ، س.ن، مادہ: ص ر ف۔

5 الباقلانی، ابوبکر، محمد بن طیب، اعجاز القرآن، المحقق، السید احمد صقر، دارالمعارف، مصر، ۱۹۹۷ء، ج:۱، ص:۲۷۲۔

6 طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن (تفسیر الطبری)، محقق: احمد محمد شاکر، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۰ھ، ج:۲۲، ص:۱۳۲۔

7 ابن عاشور، محمد طاھر، التحریر والتنویر، الدار التونسیۃ للنشر، تونس، ۱۹۸۴ء، ج:۷، ص: ۲۳۵۔

8 شعراوی، محمد متولي، تفسیر شعراوی، أخبار الیوم، س ن، ج:۱، ص:۲۳۷۔

9 یوسف۱۲: ۱۱۱۔

10 زحیلی، وھبۃ بن مصطفٰی، د، التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنھج، دارالفکر المعاصر، دمشق، ۱۴۱۸ھ، ج:۱۲، ص:۱۵۹۔

11 الشعراء۲۶: ۱۴۲۔

12 العنکبوت۲۹: ۱۶۔

13 مراغی، احمد بن مصطفٰی، تفسیر المراغی، شرکت مکتبۃ مصطفٰی البابی الحلبی واولادہ، مصر، ۱۳۶۵ھ، ج:۹، ص: ۱۷۔

14 محمد فاروق النبھان، المدخل الی علوم القرآن الکریم، دار عالم القرآن، حلب، ۱۴۲۶ھ، ص:۲۵۱۔

15 عبدالراضی محمد عبدالمحسن، الغارۃ التنصیریۃ علی أصالۃ القرآن الکریم، مجمع الملک فھد لطباعۃ المصحف الشریف، س ن، ص:۱۱۰۔

16 سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، المحقق: محمد ابوالفضل ابراھیم، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، ۱۳۹۴ھ، ج:۳، ص: ۲۳۰۔

17 مصطفٰی مسلم، د، مباحث فی اعجاز القرآن، دارالقلم، دمشق، ۱۴۲۶ھ، ص: ۲۶۴۔

18 الاحقاف۴۶: ۲۷۔

19 قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، تحقیق: احمد لا بردونی، ابراھیم اطفیش، دارالکتب المصریۃ، القاھرۃ، ۱۳۸۴ھ، ج: ۱۶، ص: ۲۰۹۔

20 زحیلی، وھبۃ بن مصطفٰی، د، التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنھج، ج:۲۶، ص:۵۶۔

21 السمرقندی، ابو اللیث نصر بن محمد، بحر العلوم (تفسیر السمرقندی)، دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۱۳ھ، ج:۲، ص: ۴۷۸۔

22 ابن قتیبة، ابو محمد عبداللہ بن مسلم ، تأویل مشکل القرآن، المحقق: ابراھیم شمس الدین، دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۳۹۳ھ، ص: ۱۴۸۔

23 زرکشی، ابوعبداللہ بدر الدین، البرھان فی علوم القرآن، المحقق: محمد ابوالفضل ابراھیم، داراحیاء الکتب العربیة عیسٰی، ۱۳۷۶ھ، ج:۳، ص:۲۶۔

24 زرقانی، محمد عبدالعظیم، مناھل العرفان فی علوم القرآن، مطبعة عیسی البابي الحلبی و شرکاہ، س ن، ج:۱، ص:۵۷۔

25 ابن عطیة، ابو محمد عبدالحق بن غالب، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، تفسیر ابنعطیة، المحقق: عبدالسلام عبدالشافی محمد، دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۲۲ھ، ج:۳، ص:۵۲۴۔

26 نورسی، بدیع الزمان سعید، المعجزات الأحمدیة ﷺ، دار سوزلر للنشر، ۲۰۱۴ء، ص: ۱۸۸۔

27 رازی، فخر الدین، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۵ھ، ج:۱۴، ص: ۲۹۳۔